رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں ایک' مولانا مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب کی کتاب ......فقہی مسائل (دینی مسائل اور ان کا حل) ......ہے۔کتاب کے مباحث میں ایمانیات' اخلاقیات اور معاملات شامل ہیں...... ہمارے مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے بھی فقہ جدید پر ایک بڑی شاندار کتاب تفہیم المسائل لکھی ہے' جو ان کے ان ملفوظات پر مشتمل ہے جو اخباری سوالات کے جواب میں آپ نے فی البدیہہ ارشاد فرمائے......اسی طرح یہ کتاب بھی ان استفسارات کے جوابات کا مجموعہ ہے جو مولانا مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب نے ریڈیو پاکستان (راولپنڈی) کے ایک مقبول پروگرام ......آپ نے پوچھا ہے......میں وقتاً فوقتاً بتائے............

زیر نظر کتاب کا پیش لفظ صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب نے تحریر کیا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس کتاب میں شامل جوابات کا ایک حصہ ڈاکٹر خالد علوی صاحب کا بھی ہے۔' بقول مولانا مصباح الرحمٰن کتاب میں دینی اصطلاحات اور نصوص کو تفصیلا بیان کرنے کے بجائے عام فہم اور سلیس عبارات کے ذریعہ سے مدعا واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے......' اس کتاب کا مقصد دینی معاملات میں لوگوں کو زندگی میں بندگلی سے نکال کر اسلام کی وسعتوں میں لانے کی کوشش ہے...... ہمارے خیال میں یہ کوشش بڑی ہی مستحسن ہے۔مولانا مصباح الرحمٰن یوسفی شعبہ استفسارات فیصل مسجد اسلامک سینٹر کے نگران ہیں......

چونکہ کتاب ہمارے دلچسپی کے موضوع پر ہے اس لئے اس نے مطالعہ کا وقت خود ہی ہم سے لے لیا' دورانِ مطالعہ ہمیں اس کتاب میں ایک مسئلہ نکاح کی فیس سے متعلق دیکھنے کا اتفاق ہوا جو جدید دور کا ایک اہم اور حساس مسئلہ ہے اس کا کوئی جواب تفہیم المسائل سے ہمیں نہیں مل سکا تھا' شاید کسی نے سوال ہی نہ کیا ہو؟ ورنہ اس کا شافی جواب ضرور دیا جاتا' مگر ہم داد دیتے ہیں مولانا مصباح الرحمٰن صاحب

کو کہ آپ نے پوری دیانت داری کے ساتھ ایسا جواب دیا ہے جس سے ہزاروں علماء و خطباء و نکاح خوان و مفتیانِ کرام کی ناراضگی کا شدید خطرہ آپ نے مول لیا ہے.......... اور وہ یہ کہ نکاح خوانی کی کوئی فیس نہیں لی جاسکتی...... وہ لکھتے ہیں یہ ایک نیکی کا کام ہے اور اس پر کوئی معاوضہ لینا اچھی بات نہیں ہوسکتی ...... اللہ توفیق فکر و تفہیم عطا فرمائے ہمارے ان مفکر علماء کرام و نکاح خوان حضرات کو جو (آلاف میں) منہ مانگی فیس کے بغیر نکاح کی محفل میں جانے پر تیار ہی نہیں ہوتے' منہ مانگی رقم نہ ملے تو شدید ناراض ہوتے ہیں اور لفافہ ہلکا ہو تو پٹخ کر آ جاتے ہیں۔ اس طرح کے علماء و نکاح خوانوں کی ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر ٹی وی کی بدولت ان کی عوامی مقبولیت بڑھ جائے تو نکاح کی فیس بھی بڑھ جاتی ہے...... ہمارے ایک کرم فرما فیڈرل بی ایریا کی مسجد میں مؤذن تھے ایک روز ہم ان سے ملنے کو گئے تو وہ اسی وقت نکاح پڑھا کر لوٹے تھے مٹھائی کا ڈبہ ہاتھ میں تھا' ہم نے انہیں فتوح پر مبارک باد دی تو کہنے لگے یہ تو صرف مٹھائی ہے اصل فتوحات تو مولوی صاحب مقدم وصول فرما کر حج کو گئے ہیں..... تین نکاح میرے ذمے کر گئے ہیں جن میں سے ایک کی اجرت انہوں نے پیشگی لے لی ہے اور دو کی فیس بحساب .... ہزار روپے مجھ سے ایڈوانس لے لئے ہیں' اور فرما گئے ہیں...... اگر زیادہ مل جائیں تو سنبھال کر رکھنا حج سے واپسی پر حساب کتاب کر لیں گے...... جناب یوسفی صاحب نے لکھا ہے کہ:...... نکاح پڑھانے کی شریعت میں کوئی فیس چھوٹی یا بڑی نہیں.......... (حضرت جی بھلا ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ نکاح ہو مگر فیس نہ ہو؟ آپ کیوں لوگوں کی روزی میں لات مارنے کے درپے ہیں؟)

یوسفی صاحب نے اس کتاب میں بعض بڑے ہی نازک اور حساس مسائل چھیڑ دئے ہیں' ایسے مسائل جن کے جواب سے عموماً مفتیانِ کرام پہلوتہی کر جاتے ہیں..... مثلاً ایک سوال کے جواب میں جو طلاق ثلاثہ بیک مجلس سے متعلق ہے وہ لکھتے ہیں:...... اب جب نکاح وطلاق کے احکام کے بارے میں بیداری بھی عام نہیں ہے لوگ نا سمجھی میں تین طلاق اکٹھی دے دیتے ہیں اور رجوع یا غور وفکر کی مہلت ختم کر دیتے ہیں جس سے گھر کا نظام غارت ہوجاتا ہے' بچے رل جاتے ہیں خاندان میں باہمی عداوت جنم لیتی ہے پھر بیوی اور شوہر دوبارہ اکٹھے ہونے کی حسرت لئے دردر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اور اس الجھن سے نکلنے کے لئے صرف حلالہ کی راہ ہی دکھائی جاتی ہے۔ جس کے کرنے کرانے والوں پر رسولِ رحمت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ تو قرین مصلحت یہ ہے کہ بیک وقت طلاق ثلاثہ کو ایک طلاق شمار کر کے تجدید نکاح کی اجازت دی جائے...... جس میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کی رضامندی بھی

☆ اذا ئیس الانسان طال لسانہ.......... کسور مغلوب یصول علی الکلب ☆

شامل ہو۔تاکہ خاندان کو باہمی عداوت، بچوں کو رل جانے اور میاں بیوی کی جدائی اور فرقت سے بچایا جائے۔یہ بات روح شریعت سے زیادہ قریب بھی ہے اور مصلحت پر مبنی بھی............

ہمیں یوسفی صاحب کی اس رائے سے کافی حد تک مناسبت بھی ہے لیکن تکفیریوں کے فتوی کا خوف بھی، اور یہی خوف ہے جو علماء کو خاص اس مسئلہ میں غور وفکر سے روکتا ہے، دوسری طرف کئی نامور علماء ومشائخ اس کوئلوں کے کاروبار میں ہاتھ کالے کر چکے ہیں......اللہ خیر فرمائے......ہم پر تو پہلے ہی گرینڈ مفتی صاحب کا ایک برینڈڈ فتوی مغفرت ذنب کے مسئلہ میں لگ چکا ہے......مزید کی ہم میں سکت کہاں کہ اس پر مزید تبصرہ کرکے پھر تکفیری توپوں کا رخ اپنی طرف کرالیں..................

پیشہ ور بھکاریوں کو خیرات دینے کے حوالہ سے یوسفی صاحب نے لکھا ہے کہ: اس طرح کے پیشہ ور بھکاریوں کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔ان کی جگہ زیادہ مستحق لوگوں کو خیرات دی جائے، اور محتاج کو معاشرے کا مفید فرد بنایا جائے نہ کہ بھکاری پن کی لعنت کو بڑھایا جائے............معاف فرمایئے گا اس طرح کا جواب شریعت کے عین مطابق ہوسکتا ہے مگر آپ اس سے ان لبرل لوگوں کے ہاں جنہوں نے یہ کاروبار شروع کرر کھا ہے ایک بڑی یونیورسٹی سے منسلک ہونے کے باوصف یقیناً بنیاد پرست اور آرتھوڈکس مکتب فکر کے ترجمان قرار پائیں گے......اسلام آباد کا حال ہمیں معلوم نہیں لیکن یہاں کراچی میں تو صبح سویرے پیشہ ور بھکاریوں کو مخصوص گاڑیاں مقررہ مقامات تک پہنچانے اور شام کو واپس لینے آتی جاتی دیکھی جاسکتی ہیں......اور بعض ممالک میں ان پیشہ ور بھکاریوں میں وہ بھی ہوتے ہیں جنہیں مخابرات (خفیہ والے) کہا جاتا ہے............گداگری کے انسداد کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل میں بھی ایک زمانے میں بحث ہوئی تھی اور پھر ایک سفارش بھی مرتب ہوئی لیکن جس ڈیپ......فریزر میں اس کونسل کی دیگر سفارشات رکھی ہیں وہیں یہ بھی ٹھنڈی ٹھار رکھی ہے......افسوس کہ بیت المال اور زکوۃ کونسل کو زکوۃ کی مد میں موصول ہونے والے کروڑوں روپے بھی اس پیشہ کو ختم کرنے کے لئے استعمال نہیں ہونے دیئے گئے............گداگری کی ایک مہذب صورت اور بھی ہے............

بڑے شہروں کے چوراہوں پر اکثر خوبصورت لباس میں ملبوس بعض تیسری جنس کے لوگ سرخی پاؤڈر لگا کر اپنے تیئں خوبصورت بن کر کھڑے ہوتے اور مہذب طریقے سے مانگتے ہیں ان کے بارے میں بھی کچھ لکھنا جانا چاہئے تھا............

ایک اور مسئلہ جس نے ہمیں اپنی جانب مائل کیا وہ ایک خاتون کے سوال کے جواب میں

بیان ہوا ہے' وہ کہتی ہیں میں انتہائی مجبوری کی حالت میں ایک دفتر میں کام کررہی ہوں جہاں مجھے اپنی خواتین اسٹاف کے ساتھ ساتھ بعض اوقات غیرمحرم مردوں کے ساتھ بھی سفر کرنا پڑتا ہے اور مختلف مقامات پر قیام بھی کرنا پڑتا ہے اس صورت میں میرا غیرمحرم مردوں کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے؟ جبکہ میں حجاب بھی استعمال نہیں کرتی......

اس کے جواب میں یوسفی صاحب لکھتے ہیں:۔ایک بالغ مسلمان عورت کے لئے حجاب کی پابندی لازمی ہے نیز غیرمحرم مردوں کے ساتھ سفر کرنا اور کسی ہوسٹل میں ان کے ساتھ قیام کرنا ممنوع ہے ۔......فی ذاتہ بے پردگی اور غیرمحرم کے ساتھ سفر کرنا ممنوع اعمال متصور ہوں گے ان کو جائز قرار نہیں دیا جاسکتا......یہ بات فی زمانہ جو بھی کہتا ہے جہادی ہے......کیونکہ یہ کلمہ حق ہے اور کلمہ حق کہنا بھی جہاد ہے مگر موجودہ دور میں ایسے لوگ سولائزڈ سوسائٹی کی نظر میں جہادی کہلاتے ہیں......

بہرکیف یوسفی صاحب کے جوابات فقہی' علمی' دلچسپ اور اسلام کے ترجمان ہیں' ان کی یہ کاوش خوب ہے اور اسے خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش بھی ان کے ارادے میں شامل ہے اللھم زدفزد......دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے شائع ہونے والی یہ کتاب ۵۳۲ صفحات پر مشتمل ہے یہ اسی سال ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی ہے اور اس کی قیمت ۴۵۰ روپے ہے' کتاب حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھا جاسکتا ہے:۔

دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد......

بین المسالک ہم آہنگی کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد

ہم جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کو ۶ نومبر ۲۰۱۳ء کو

شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی میں ہونے والی

تمام مکاتب فکر کی نمائندہ بین المسالک ہم آہنگی کانفرنس کے انعقاد پر

مبارک باد پیش کرتے ہیں

انجمن اتحادِ مسالک......کراچی

☆......نبینی کہ چوں گربہ عاجز شود ☆☆☆ برآرد بہ چنگال چشم پلنگ......☆